

زکوٰۃ و صدقات کی اہمیت اور فوائد کا بیان

رَادُّ الْمَحْطِ وَالْوَبَا

زیر لکھنؤ

محمد حبیب الرحمن صاحب

اعز الکتب

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں قادری یلوی قدس

مکتبہ رضویہ

مکان ۱۱ محلہ اچنت گڑھ انجن شیڈ لاہور



# اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ العزیز

مفسر، محدث، فقیہ، اصولی، ریاضی دان، متکلم، حافظ، قاری، مفتی، جملہ علوم کے متبحر فاضل، شیخ طریقت، مجدد و شریعت اور نعت گو شاعر محلہ حبولی بریلی میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد مولانا نقی علی خان، علامہ عبدالعلی رامپوری، مرزا قادر بیگ اور مولانا شاہ ابوالحسن نوری ماہروی سے علوم دینیہ اور مسائل طریقت کا استفادہ کیا، پونے چودہ سال کی عمر میں سند فراغ حاصل کر کے تدریس، افتاء اور تصنیف کی مسند پر فائز ہو گئے ۱۸۷۷ء میں حضرت شاہ آل رسول ماہروی سے سلسلہ قادریہ میں بیعت ہوئے اور تمام سلاسل میں اجازت و خلافت سے مشرف ہوئے ۱۸۷۷ء میں والد ماجد کے ہمراہ حرمین شریفین کی زیارت اور حج کے لئے گئے وہاں مفتی شافعیہ مولانا سید احمد دحلان اور مفتی حنفیہ مولانا عبدالرحمن وغیرہ سے حدیث، تفسیر فقہ اور اصول کی سندیں حاصل کیں ۱۹۰۶ء میں دوبارہ سفر زیارت کیا محکمہ کے قیام کے دوران نوٹ کے مسائل کے بارے میں "کفل الفقیہ الفہم" عربی اور بعض سوالات کے جواب میں "الدولۃ المکیۃ" عربی ضخیم کتاب یادداشت کی مدد سے چند گھنٹوں میں لکھی جس پر حرمین شریفین کے اکابر علمائے گراں قدر تقریظیں لکھی ہیں۔

آپ نے پچاس مختلف علوم و فنون میں ایک ہزار سے لگ بھگ کتابیں لکھیں جن میں سے فتاویٰ رضویہ "بارہ ضخیم جلدوں میں کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن" قرآن کریم کا سلیس و روا مستند تفسیر کا پنجوڑ اور اردو تراجم میں امتیازی شان کا حامل ترجمہ اور "جد المحتار" علامہ ابن عابدین شامی کی شہرہ آفاق کتاب رد المحتار کا پانچ مبسوط جلدوں میں عربی حاشیہ نہایت اہم ہیں۔ اہل سنت و جماعت کے افراد آپ سے گہری عقیدت رکھتے ہیں اور آپ کو اعلیٰ حضرت کے معزز لقب سے یاد کرتے ہیں۔

جب گاندھی کی آندھی چلی اور بڑے بڑے زعماء ہندو مسلم اتحاد کے پُر فریب نعرے

سے متاثر ہو گئے اس وقت آپ کی ذات گرامی ہی تھی جس نے بروقت کتاب و سنت کی روشنی میں دو قومی نظریہ پیش کیا اور اتحاد کے اس نعرے کے خوفناک مضمرات سے آگاہ کیا بعد کے حالات و واقعات نے ان کی دوراندیشی اور ژرف نگاہی کا ایسا ثبوت مہیا کر دیا کہ آج کوئی مسلمان دو قومی نظریے کی اہمیت سے انکار نہیں کر سکتا۔

علوم دینیہ کے جلیل القدر فاضل ہونے کے ساتھ ساتھ شعر و سخن کا ذوق بھی رکھتے تھے لیکن ان کا ذوق سلیم حمد و ثنا اور لغت و منقبت کے علاوہ کسی صنفِ سخن کی طرف متوجہ نہیں ہوا، ان کے کلام میں عالمانہ وقار ہے۔ قرآن و حدیث کی ترجمانی ہے۔ سوز و ساز اور کیفیت و مہر رہے آپ کے مشہور زیانہ سلام کی گونج پاک ہند کے کسی بھی گوشے سے سنی جاسکتی ہے گونج گونج اٹھے ہیں نغماتِ رضائے بوتاں! کیوں نہ ہو کس پھول کی مدحت میں وامنقائے!

شریعت و طریقت کا یہ آفتاب ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء کو نماز جمعہ کے وقت بریلی شریف میں روپوش ہو گیا۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے دورِ سالے ہدیہ قارئین ہیں۔ پہلا رسالہ "راؤ القحط والوبار" ہے اس میں کتابِ سنت کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے کہ صدقہ، قحط و وبا کا علاج ہے گناہوں کا کفار و معصیت رزق کا مجرب عمل اور بخشش کا وسیلہ ہے یہ نایاب رسالہ عرصہ کے بعد منظر عام پر آ رہا ہے دوسرا رسالہ "اعز الاکتفاء" ہے اس میں زکوٰۃ کی اہمیت کے ساتھ ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ صاحبِ نصاب زکوٰۃ ادا نہ کرے تو اس کے صدقات و خیرات مقبول نہیں۔ تاوقتیکہ وہ زکوٰۃ ادا نہ کرے اور جس کے ذمہ فرائض ہوں اس کے نوافل قابل قبول نہیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ توفیق عمل عطا فرمائے۔ آمین

محمد عبدالحکیم شرف قادری

۱۱ ربیع الثانی  
۱۳۹۰ھ

اشاعت العلوم و حکماء ضلع جہلم

# استفتاء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

• از کانپور مدرسہ فیض عام مدرسہ مولوی احمد الدین تلمیذ مولوی احمد حسن صاحب، اربع الآخر شریف ۱۳۱۲ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہمارے دیار میں اس طرح کا  
راج ہے کہ کوئی بلا دیں مہینہ چھپک و قحط سالی وغیرہ آجائے تو دفع بلا کے واسطے جمع محلہ والے  
مل کرنی سبیل اللہ اپنا اپنا حسب استطاعت چاول، گیہوں و پیسہ وغیرہ اٹھا کر کھانا پکاتے  
ہیں اور مولویوں اور ملاؤں کو بھی دعوت کر کے ان لوگوں کو بھی کھلاتے ہیں اور جمع محلہ دار  
بھی کھاتے ہیں۔ آیا اس صورت میں محلہ دار کو مطبوخہ کا کھانا جائز ہوگا یا نہ طعام مطبوخہ  
کھانے کے لئے مانع و غیر مانع پر کیا حکم دیا جاتا ہے۔ بیستواً توحیدوا۔

# فتویٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذي وضع البركة في جماعة الاخوان و  
قطع الهلكة بتواصل الاحباء والجيران والصلاة والسلام  
على صاحب الشفاعة محيى الدعوة ومحبا لجماعة دافع البلاء،  
والوباء والقحط والجماعة وعلى اله وصحب وجماعة المسلمين  
وعلينا فيهم يا ارحم الراحمين امين امين  
امين يا ربنا امين۔

۱۲۔ یعنی بنگالہ میں کہ یہ سوال کانپور میں دہلی سے آیا تھا کانپور سے بغیر تحریر جواب بھیجا گیا۔

# الحجاب

فعل مذکور بقصد مسطور اور اہل دعوت کو وہ کھانا، کھانا شرعاً جائز و روا ۔

جس کی ممانعت شرع مطہر میں اصلاً نہیں قال اللہ تعالیٰ لیس علیکم جناح ان تاکلوا جمیعاً و اشتاتاً و تم پر کچھ گناہ نہیں کہ کھاؤ

مل کر یا الگ الگ، تو بے منع شرعی اترکاب ممانعت جہالت و جرأت ۔

وانا اقول وبالله التوفیق نظریجے تو یہ عمل چندوں کا نسخہ جامعہ ہے کہ

اس سے مساکین و فقرا بھی کھائیں گے ۔ علماء و صلحا بھی عزیز و رشتہ دار بھی قریب

واہل جوار بھی تو اس میں بعدد البواب جنت آٹھ خوبیاں ہیں ۔ ۱۔ فضیلت صدقہ

۲۔ خدمت صلحا ۔ ۳۔ صلہ رحم ، ۴۔ مواسات جبار ، ۵۔ سلوک نیک سے مسلمانوں

خصوصاً غربا کا دل خوش کرنا ، ۶۔ ان کی مرغوب چیزیں ان کے لئے مہیا کرنا ، ۷۔ مسلمان

بھائیوں کو کھانا دینا ۔ ۸۔ مسلمانوں کا کھانے پر مجتمع ہونا ، اور ان سب امور کو جب

یہ نیت صالحہ ہوں باذن اللہ تعالیٰ رضائے خدا و عفو خطا و دفع بلا میں دخل تام ہے ظاہر

ہے کہ قحط ، وبا ، ہر مصیبت و بلا گناہوں کے سبب آتی ہے ۔ قال اللہ تعالیٰ

وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم و یعفو ،

عن کثیرہ تو اسباب مغفرت و رضا و رحمت بلاشبہ اس کے عمدہ علاج ہیں ۔

ابے توفیق اللہ تعالیٰ احادیث کئی حدیث ار حضور پر نور سید المرسلین

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :- ان الصدقة لتطفي غضب الرب و

تدفع ميته السوء بے شک صدقہ رب عزوجل کے غضب کو بجھاتا اور بُری

موت کو دفع کرتا ہے ۔ رواہ الترمذی و حسنہ ابن حبان فی صحیحہ

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۲۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتقوا النار ولو بشق تمرة

فانها تقيم العوج و تدفع ميته السوء الحديث ۔ و زنج بے بچہ اگرچہ

آدھا چھوہارا ویکر کر وہ کچی کو سیدھا اور بُری موت کو دور کرتا ہے رواہ ابو یعلیٰ

والبزار عن الصديق الاكبر رضي الله تعالى عنه ۔

حدیث ۳۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان صدقة المسلم تزيد في العمر وتمنع ميتة السوء بے شک مسلمان کا صدقہ عمر کو بڑھاتا ہے اور بُری موت کو منع کرتا ہے رواہ الطبرانی والبیہقی عن عمار بن قیس عن عمرو بن عوف رضی اللہ عنہما۔  
 حدیث ۴ و ۵۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الصدقة تطفى الخطيئة وتقي ميتة السوء صدقہ گناہ کو بجھاتا ہے اور بُری موت سے بچاتا ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر عن رافع بن حکیم الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری روایت میں ہے الصدقة تمنع ميتة السوء صدقہ بُری موت کو روکتا ہے رواہ احمد عنده والقضاعي عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حدیث ۶۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الله ليد رؤ بالصدقة سبعين بابا من ميتة السوء بے شک اللہ عزوجل صدقہ کے سبب سے ستر دروازے بُری موت کے دفع فرماتا ہے رواہ الامام عبد اللہ بن مبارک فی کتاب البر عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

• حدیث ۷۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الصدقة تسد سبعين بابا من السوء۔ صدقہ ستر دروازے بُرائی کے بند کرتا ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۸۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الصدقة تمنع سبعين نوعاً من انواع البلاء اھونہا الجذام والبرص صدقہ ستر بلا کو روکتا ہے جنکی آسان تر بدن بگڑنا اور سپید داغ ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ رواہ الخطیب عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔  
 حدیث ۹ و ۱۰۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باکروا بالصدقة فان البلاء لا يتخطاها صبح تڑکے صدقہ دو کہ بلا صدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی رواہ الطبرانی عن امیر المؤمنین علی والبیہقی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حدیث ۱۱۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الصدقات بالغداوات يذهب عن العاهات صبح کے صدقے آفتوں کو دفع کر دیتے ہیں۔ رواہ الدیلمی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۱۲۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الصدقة تمنع القضاء السوء صدقہ بری قضا کو ٹال دیتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۱۳۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلوا الذی بینکم و بین ربکم بکثرة ذکر کھولہ و کثرة الصدقة بالسرو العلانية ترزقوا وتنصروا وتجبروا اللہ عزوجل کے ساتھ اپنی نسبت درست کر داس کی یاد کی کثرت اور خفیہ و ظاہر صدقہ کی تکثیر سے کہ ایسا کرو گے تو روزی دیئے جاؤ گے تمہاری شکستگیاں درست کی جائیں گی۔ رواہ عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۱۴ تا ۱۷۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ الصدقة تطفى الخطیئة کما یطفى الماء النار صدقہ گناہ کو بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو رواہ الترمذی وقال حسن صحیح عن معاذ بن جبل و نحوه ابن حبان فی صحیحہ عن کعب بن عجرہ و کابی یعلی بسند صحیح عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم و ابن المبارک عن عکرمہ مرسل بسند حسن۔

حدیث ۱۸۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مثل المؤمن ومثل الايمان كمثل الفرس في اختيه يحول ثمره يرجع الى اختيه وان المؤمن ليس هو ثمره يرجع الى الايمان فاطموا طعامكم الاقضاء وأتوا معكم المؤمنین مسلمان اور ایمان کی کہاوت ایسی ہے جیسے چراگاہ میں گھوڑا اپنی رسی سے بندھا ہوا کہ چاروں طرف چر کر پھر اپنی بندش کی طرف پلٹ آتا ہے یوں ہی مسلمان سے مجھول ہو جاتی ہے پھر ایمان کی طرف رجوع لاتا ہے تو اپنا کھانا پرہیزگاروں کو کھلاؤ اور اپنا نیک سلوک مسلمانوں کو دو۔ رواہ البیہقی فی شعب الايمان وابونعیم فی المحلیۃ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اس حدیث سے ظاہر کہ معالجہ گناہ میں نیکوں کو کھانا کھلانا اور عام مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیئے

حدیث ۱۹۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ان الصدقة وصلتا الرحم یزید اللہ بہما فی العمر ویدفع بہما میتۃ السوء ویدفع بہما المکرہ

والمخذور بے شک صدقہ اور صلہ رحم ان دونوں سے اللہ تعالیٰ عمر بڑھاتا ہے۔ اور  
بری موت کو دفع فرماتا ہے اور مکروہ اور اندیشہ کو دور کرتا ہے روا لا ابویعلیٰ عن انس  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

**حدیث ۲۰۔** فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من احب ان يبسط لى رزقه  
وينسأله فى اثره فليصل رحمه جو چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت، مال  
میں برکت ہو وہ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے۔ روا لا البخاری عن  
ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

**حدیث ۲۱ و ۲۲۔** فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من سیرا ان يعد له  
فى عمره ويوسع له فى رزقه ويدفع عنه ميتة السوء فليتنق الله وليصل رحمه  
جسے خوش آئے کہ اس کی عمر دراز اور رزق وسیع اور بری موت دفع ہو وہ اللہ سے  
ڈرے اور اپنے رحم کا صلہ کرے۔ روا لا عبد اللہ ابن الامام فی زوائل المسند و  
البرار بسند جید والحاکمی المستدرک عن امیر المؤمنین  
علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ والحاکمی نخولہ فی حدیث عن عقبہ بن  
عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

**حدیث ۲۳۔** فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلۃ القرابۃ مشراۃ فی  
المال محبۃ فی الہل منسأۃ فی الاجل قریبی رشتہ داروں سے سلوک مال  
کا بہت بڑھانے والا آپس میں بہت محبت دلانے والا، عمر کا زیادہ کرنے والا ہے۔ رواہ  
الطبرانی بسند صحیح عن عمرو بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

**حدیث ۲۴۔** فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلۃ الروح تنمید فی العصر  
صلۃ رسم سے عمر بڑھتی ہے روا لا القضاعی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

**حدیث ۲۵۔** کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اعجل البرۃ باصلۃ الرحم  
حتى ان اهل البيت لیکونون فجرة فتموا موالهم ویکثر عددہم اذ اتوا صلوا  
بے شک سب نیکیوں میں جلد تر ثواب ملنے والا صلہ رحم ہے یہاں تک کہ گھر والے فاق  
marfat.com

ہوتے ہیں۔ ان کے مال زیادہ ہوتے ہیں اور انکے شمار بڑھتے ہیں جب آپس میں صلہ رحم کریں۔ رواہ الطبرانی عن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری روایت میں اتنا اور ہے۔ وما من اهل بیت يتواصلون فيحتاجون کوئی گھر والے ایسے نہیں کہ آپس میں صلہ رحم کریں پھر محتاج ہو جائیں رواہ ابن حبان فی صحیحہ۔

حدیث ۲۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم صلتہ الرحمہ وحسن الخلق و حسن الجوار یجربان الدیار و یزیدن فی الاعمار صلہ رحم اوزیک خوئی او ہمسایہ سے نیک سلوک شہروں کو آباد اور عمروں کو زیادہ کرتے ہیں رواہ الامام احمد والبیہقی فی الشعب بسند صحیح علی اصولنا عن امر المؤمنین الصلیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

حدیث ۲۷۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صنائع المعروف تقی مصارع السوء والافات والہلکات و اهل المعروف فی الدنیا ہوا اهل المعروف فی الآخرۃ نیک سلوک کے کام بُری موتوں آفتوں ہلاکتوں سے بچاتے ہیں اور دُنیا میں احسان والے ہی آخرت میں احسان والے لگے رواہ الحاکم فی المستدرک عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۲۸۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صنائع المعروف تقی مصارع السوء والصدقة خفیاء تطفی غضب الرب وصلاتہ الرحمہ زیادۃ فی العمر و اهل المعروف فی الدنیا ہوا اهل المعروف فی الآخرۃ و اهل المنکر فی الدنیا ہوا اهل المنکر فی الآخرۃ و اول من یدخل الجنۃ اهل المعروف بھلائیوں کے کام بُری موتوں سے بچاتے ہیں اور پوشیدہ خیرات رب کا غضب بھگاتی ہے اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک عمر میں برکت ہے اور ہر نیک سلوک رکچہ جو کسی کے ساتھ ہو، سب صدقہ ہے اور دنیا میں احسان والے وہی آخرت میں احسان پائیں گے اور دنیا میں بدی والے وہی عقیبی میں بدی دیکھیں گے اور سب میں پہلے جو بہشت میں جائیں گے وہ نیک برتاؤ والے ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

عن امر المؤمنين امر سلمة رضي الله تعالى عنها -

حدیث ۲۹ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان موجبات المغفرة ادخالك السرور على اخيك المسلم بے شک مغفرت واجب کرینے والی چیزوں میں ہے تیرا اپنے بھائی مسلمان کا جی خوش کرنا رواہ الطبرانی فی الکبیر والوسیط عن الامام بن الامام سیدنا الحسن بن علی کہم اللہ تعالیٰ وجوہہما حدیث ۳۰ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احب الاعمال الى الله تعالى بعد الفرائض ادخال السرور على المسلم اللہ تعالیٰ کو فرضوں کے بعد سب اعمال سے زیادہ پیارا مسلمان کا جی خوش کرنا ہے - رواہ فیہما عن ابن عباس رضي الله تعالى عنہما -

حدیث ۳۱ تا ۳۳ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افضل الاعمال ادخال السرور على المؤمن كسوت عورتہ او اشبعته جوعته او قضيت له حاجته سب سے افضل کام مسلمان کا جی خوش کرنا ہے کہ تو اس کا بدن ڈھانکے، یا بھوک میں پیٹ بھرے یا اس کا کوئی کام پورا کرے - رواہ فی الاوسط عن امير المؤمنين عمر الفاروق الاعظم ونحوه ابو الشيخ في الثواب والاصبهاني في حديث عن ابنه عبد الله وابن ابی الدنيا عن بعض اصحاب السنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حدیث ۳۴ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من وافق من اخيه شهوة غفر له یعنی جس مسلمان کا جی کسی کھانے پینے یا کسی قسم کی حلال چیز کو چاہتا ہو اور اتفاق سے دوسرا اس کے لئے وہی شے مہیہ کر دے - اللہ عز وجل اس کے لئے مغفرت فرمادے - رواہ العقيلي والبخاري والطبراني في الكبير عن ابی الدرداء رضي الله تعالى عنه وله شواهد في الأولى -

حدیث ۳۵ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اطعوا اخاه المسلم شهوة حرره الله على النار جو اپنے بھائی مسلمان کو اس

کی چاہت کی چیز کھائے اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ پر سزا کرے رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

**حدیث ۳۶**۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من موجبات الرحمة ، اطعام المسلم المسکین۔ رحمت الہی واجب کرینے والی چیزوں میں ہے غریب بمانوں کو کھانا کھلانا۔ رواہ الحاکم وصحہ ونحو البیہقی والوالشیخ فی الثواب عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

**حدیث ۳۷ تا ۴۶**۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدرجات افشاء السلام واطعام الطعام والصلاة باللیل والناس نیام یعنی اللہ عزوجل کے یہاں درجہ بلند کرنے والے ہیں سلام کا پھیلانا اور ہر طرح کے لوگوں کو کھانا کھلانا اور رات کو لوگوں کے سوتے میں من ز پڑھنا قطعاً من حدیث جلیل نفیس جمیل مشہور مستفیض مفید مفیض رواہ امام الاثمتہ ابوحنیفۃ والامام احمد وعبد الرزاق فی مصنفہ والترمذی والطبرانی عن ابن عباس واحمد والترمذی والطبرانی وابن مردودہ عن معاذ بن جبل وابن حزمیمہ والدارمی والبغوی وابن السکن والبنعیم وابن بسطہ عن عبد الرحمن بن عایش واحمد والطبرانی عنہ عن صحابی والبخاری عن ابن عمر وعن ثوبان والطبرانی عن ابی امامۃ وابن قانع عن ابی عبیدۃ بن الجراح والدارقطنی وابوبکر النیسابوری فی الزیادات عن انس وابوالمنرح فی العلل تعلیقاً عن ابی ہریرۃ وابن ابی شیبۃ مرسل عن عبد الرحمن بن سابط رضی اللہ تعالیٰ عنہم فی رؤیۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ربہ عزوجل ووضعہ تعالیٰ کفہ کما یلیق بجلالہ العظیم بین کتفیه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتجلی لی کل شئی وعرفت فی روایۃ فعلت ما فی السموات والارض و فی اخرے ما بین المشرق والمغرب وقد ذکرناہ مع تفاصيل طرقہ وتنوع الفاظہ فی کتابنا المبارک انشاء اللہ تعالیٰ سلطنة المصطفیٰ

فی ملکوت کل الوریء والحمد لله علی ما اولی - مرقاة شریف میں ہے  
اطعام الطعام ای اعطاء لا لنام من الخاص والعام -

حدیث ۴۷ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الکفارات اطعام  
الطعام وانشاء السلام والصلوة باللیل والناس نیام گناہ مٹانے  
والے ہیں کھانا کھلانا اور سلام ظاہر کرنا اور شب کو لوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا  
رواہ الحاکم وصحیح سندہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ -

حدیث ۴۸ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم - من اطعم اخاه حتی یشبع  
وسقاه من الماء حتی یدویہ باعدہ اللہ من النار سبع خنادق ما بین  
کل خندقین مسیرۃ خمس مائۃ عام حوائج مسلمان بھائی کو پیٹ  
بھر کر کھانا کھلائے پیاس بھریانی پلائے اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ سے سات کھائیاں  
دور کرے ہر کھائی سے دوسری تک پانچ سو برس کی راہ - رواہ الطبرانی فی الکبیر  
وابوالشیخ فی الثواب والحاکم مصححاً سندہ والبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
حدیث ۴۹ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل یناہی ملکته  
بالذین یطعمون الطعام من عبیدۃ اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں سے جو لوگوں کو کھانا  
کھلاتے ہیں اپنے فرشتوں کے ساتھ مباہلات فرماتا ہے کہ دیکھو فضیلت اسے کہتے ہیں،  
رواہ ابوالشیخ عن الحسن البصری مرسلاً -

حدیث ۵۰ و ۵۱ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخیر  
اسرع الی البیت الذی یوکل فیہ من الشفۃ الی منام البعیر خیر وبرکت اس  
گھر کی طرف جس میں لوگوں کو کھانا کھلایا جائے اس سے بھی زیادہ جلد پہنچتی ہے  
جتنی جلد چھری کو ہان شتر کی طرف دے اور ٹ ذبح کر کے سب پہلے اس کا کوہان  
تراشتے ہیں رواہ ابن ماجہ عن ابن عباس وابن ابی الدنیا عن انس  
رضی اللہ تعالیٰ عنہم -

حدیث ۵۲ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الملائکۃ تصلی علی

احد کرماد امت مائدتہ موضوعۃ جب تک تم میں کسی کا دسترخوان بچھا ہے اتنی دیر فرشتے اس پر دو بھیجتے رہتے ہیں۔ رواہ الاصبہانی عن اہل المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

**حدیث ۵۳۔** کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الضیف یاتی برزقہ ویرتحل بذنوب القوم یتحص عنہم ذنوبہم وہاں اپنا رزق لے کر آتا ہے اور کھلانیوالوں کے گناہ لے کر جاتا ہے۔ ان کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ رواہ ابوالشیخ عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

**حدیث ۵۴۔** سیدنا امام حسن مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث میں ہے۔ لان اطعموا خالی فی اللہ لقمۃ احب الی من ان تصدق علی مسکین بدھم و لان اعطی خالی فی اللہ درھما احب الی من ان تصدق علی مسکین بمائۃ درھم بے شک میرا اپنے کسی دینی بھائی کو ایک نوالہ کھلانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ مسکین کو ایک روپیہ دوں اور اپنے دینی بھائی کو ایک روپیہ دینا مجھے اس سے زیادہ پیارا ہے کہ مسکین پر تئو روپیہ خیرات کروں :-۔ رواہ ابوالشیخ فی الثواب عنہ عن جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولعل الظاہر وقفہ کالذی یلیہ۔

**حدیث ۵۵۔** سیدنا امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسبی فرماتے ہیں۔ لان اجمع نفرا من اخوانی علی صاع او صاعین من طعام احب الی من ان ادخل سوقا فاشتری رقبة فاعتقها۔ میں اپنے چند برادران دینی کو تین سیر چھپسیر کھانے پر اکٹھا کروں تو یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارے بازار میں جاؤں اور ایک غلام خرید کر آزاد کروں۔ رواہ عنہ وقفہ علیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اظہر یہ ہے کہ یہ حدیث آئندہ حدیث کی طرح حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر موقوف ہے یعنی ان کا فرمان ہے ۱۲ علیہ السلام ابوالشیخ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً روایت کیا ۱۳

**حدیث ۵۶۔** کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے فرمایا کٹھے ہو کر کھاتے ہو یا الگ الگ عرض کی الگ الگ فرمایا :-  
اجتمعوا علی طعامکم واذکروا اسما اللہ یبارک لکم فیه جمع ہو کر کھاؤ اللہ تعالیٰ کا نام لو تمہارے لئے اسی میں برکت رکھی جائیگی رواہ ابوداؤد وابن ماجہ وحبان عن وحشی بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

**حدیث ۵۷۔** فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کلو اجمعیاً ولا تفرقوا فان البرکۃ مع الجماعۃ مل کر کھاؤ اور جدا نہ ہو کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے رواہ ابن ماجہ والعسکری فی المواعظ عن امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ بسند حسن۔

**حدیث ۵۸۔** کہ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم البرکۃ فی ثلثۃ فی الجماعۃ والثلثۃ والسمور برکت تین چیزوں میں ہے مسلمانوں کے اجتماع اور طعام شریدا اور طعام بحری میں رواہ الطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی الشعب عن سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

**حدیث ۵۹۔** کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طعام الواحد یکفی الاثنین وطعام الاثنین یکفی الاربعۃ ویجد اللہ علی الجماعۃ ایک آدمی کی خوراک دو کو کفایت کرتی ہے اور دو کی خوراک چار کو اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔ رواہ البزار عن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

**حدیث ۶۰۔** کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان احب الطعام الی اللہ تعالیٰ ما کثرت علیہ الیدی۔ بے شک سب کھانوں میں زیادہ پیارا اللہ عزوجل کو وہ کھانا ہے جس پر ہاتھ بہت سے ہوں یعنی جتنے آدمی زیادہ مل کر کھائیں گے اتنا ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہوگا۔ رواہ ابو یعلیٰ والطبرانی وابوالشیم عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ :- جو مسلمان اس عمل میں نیک نیت پاک مال سے شریک ہوں گے انہیں کرم الہی و انعام حضرت رسالت پنا ہی تعلق ربی

وَتُكْرَمُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سے ۲۵ فائدے ملنے کی امید ہے۔

(۱) باذنہ تعالیٰ بُری موت سے بچیں گے (حدیث ۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶

(۳) ان کی گنتی بڑھے گی۔ حدیث ۲۵۔ یہ تین فائدے خاص دفع و بامستعلق ہیں۔  
 (۴) رزق کی وسعت مال کی کثرت ہوگی۔ حدیث ۱۳ - ۲۰ - ۲۱ - ۲۲ - ۲۳ - ۲۵  
 چھ حدیثیں۔ اس کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے حدیث ۲۵ -  
 (۵) خیر و برکت پائیں گے۔ حدیث ۵۰ - ۵۱ - ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۰  
 یہ دونوں فائدے دفع قحط سے متعلق ہیں۔

(۶) آفتیں بلائیں دُور ہوں گی - حدیث ۷ - ۸ - ۹ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ - ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - ۳۲ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ - ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۸ - ۴۹ - ۵۰ - ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ - ۵۴ - ۵۵ - ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۲ - ۶۳ - ۶۴ - ۶۵ - ۶۶ - ۶۷ - ۶۸ - ۶۹ - ۷۰ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۴ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۱۷ - ۱۱۸ - ۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵ - ۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۸ - ۱۲۹ - ۱۳۰ - ۱۳۱ - ۱۳۲ - ۱۳۳ - ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۳۷ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۰ - ۱۴۱ - ۱۴۲ - ۱۴۳ - ۱۴۴ - ۱۴۵ - ۱۴۶ - ۱۴۷ - ۱۴۸ - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۵ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۸ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۷ - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۲۸۳ - ۲۸۴ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۷ - ۲۸۸ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹ - ۳۷۰ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۳۷۷ - ۳۷۸ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۳ - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۸۹ - ۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰ - ۴۰۱ - ۴۰۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۴۱۰ - ۴۱۱ - ۴۱۲ - ۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ - ۴۳۰ - ۴۳۱ - ۴۳۲ - ۴۳۳ - ۴۳۴ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۴۱ - ۴۴۲ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴۶۶ - ۴۶۷ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۴۸۲ - ۴۸۳ - ۴۸۴ - ۴۸۵ - ۴۸۶ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ - ۵۳۴ - ۵۳۵ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ - ۵۳۹ - ۵

(۷) اُن کے شہر آباد ہونگے۔ حدیث ۲۶ -

(۸) شکستہ حالی دُور ہوگی حدیث ۱۳۰۔

(۹) خوف اندیشہ زائل اور اطمینان خاطر حاصل ہوگا - حدیث ۱۹ -

(۱۰) مدد الہی شامل حال ہوگی - حدیث ۱۳ - ۵۹ و وحشیہ -

(۱۱) رحمت الہی ان کے لئے واجب ہوگی - حدیث - ۳۶

(۱۲) ملائکہ اُن پر درود بھیجیں گے ۔ حدیث ۵۲ ۔

(۱۳) رضائے الہی کے کام کریں گے۔ حدیث ۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۴۰ پانچ حدیثیں

(۱۱) غضب الہی مان یزید سداقی پر۔ حدیث ۱ -

(۱۵) اُن کے گناہِ بخشے جائیں گے۔ حدیث ۴-۵-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰

۳۴۔ ۴۷۔ ۵۳ گیارہ حدیثیں۔ مغفرت ان کے لئے واجب ہوگی حدیث ۲۹۔ ان کے

Marfat.com

میں لکھ کر آبِ باران اور وہ نہ ملے تو آبِ دریا سے دھوئے۔ قدرے وہ روغن و شہد ملا کر پیئے بعونہ تعالیٰ ہر مرض سے شفا پائے کہ اس نے دُشٹائیں قرآن و شہد دو برکتیں باران و زیت اور مہی و مری زہرِ مہربانچہ چیزیں جمع کیں لقولہ تعالیٰ لَنْزِيلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ - وَقَوْلُهُ تَعَالَى فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ - وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبَارَكًا وَقَوْلُهُ تَعَالَى شَجَرَةً مَّبَارَكَةً زَيْتُونَةٍ - وَقَوْلُهُ تَعَالَى فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا -

یعنی ہم اتارتے ہیں قرآن سے وہ چیز کہ شفا و رحمت ہے ایمان والوں کے لئے۔ شہد میں شفا ہے لوگوں کے لئے۔ اور اتارا ہم نے آسمان سے برکت والا پانی۔ مبارک کے پڑ زیتون کا۔ پھر اگر عورتیں اپنے جی کی خوشی کے ساتھ تمہیں مہر بیگ کچھ دیدیں تو اسے کھاؤ رچتا پچتا۔

ان مبارک ترکیبوں کی طرف حضرت امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین علی مرتضیٰ شیر خدا مشکشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی و حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہدایت فرمائی ابن ابی حاتم اپنی تفسیر میں بسند حسن حضرت مولیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ انہوں نے فرمایا اذا اشتكى احدكم فليستر به من امرأته من صداقها درهمًا فليشتر به عسلاً فليشتر به ماء السماء فيجمع هنيئاً مريئاً مبارکاً۔

جب تم میں کوئی بیمار ہو تو اسے چاہیئے اپنی عورت سے اس کے مہر میں سے ایک درہم بہر کرائے اس کا شہد مول لے پھر آسمان کا پانی لے کہ رچتا پچتا برکت والا جمع کرے گا۔ اور ایک بار فرمایا۔ اذا اراد احدكم الشفاء فليكتب اية من كتاب الله في صفته وليغسلها بماء السماء وليأخذ من امرأته درهمًا عن طيب نفسه منها فليشتر به عسلاً فليشتر به ماء السماء فانما شفاء جب تم میں کوئی شخص شفا چاہے تو قرآن عظیم کی کوئی آیت رکابی میں لکھے اور آبِ باران سے دھوئے اور اپنی عورت سے ایک درہم اس کی خوشی سے لے اس کا شہد خرید کر پیئے کہ بے شک شفا ہے۔ ذکر

الإمام القسطلانی فی المواہب اللدنیہ - علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں  
 مرض عوف بن مالک الا شجعی الصحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فمتا  
 اُتونی بماء فان اللہ تعالیٰ یقول ونزلنا من السماء ماء مبارکاً ثم قال  
 اُتونی بعسل وتلا الآية فیہ شفاء للناس ثم قال اُتونی  
 بزیت وتلا من شجرة مبارکة فخلط ذلك بعضه ببعض وشربه فشفی -  
 عوف بن مالک شجعی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ علیل ہوئے فرمایا پانی لاؤ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا  
 ہے ہم نے آمارا آسمان سے برکت والا پانی پھر فرمایا شہد لاؤ اور آیت پڑھی کہ اس میں شفا ہے لوگوں  
 کے لئے پھر فرمایا روغن زیتون لاؤ اور آیت پڑھی کہ برکت والے پٹرے پھر ان سب کو ملا کر نوش  
 فرمایا شفا پائی۔

توجب متفرقات کا جمع کرنا جائز و نافع ہے تو یہ تو ایک ہی دوا سب خوبیوں کی جامع ہے  
 اس کی کامل نظیر نسخہ امام اجل حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک شاگرد رشید حضرت  
 امام الائمہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما و نسخہ جلیلہ روایائے حضور پرنور سید المرسلین  
 رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے علی بن حسین بن شقیق کہتے ہیں میرے سامنے ایک شخص  
 نے امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی اے عبدالرحمن سات برس سے میرے  
 ایک زانو میں پھوڑا ہے قسم قسم کے علاج کئے طبیعوں سے رجوع کی کچھ نفع نہ ہوا فرمایا:-  
 اذهب فانظر موضعا يحتاج الناس الماعفیہ فاحضر هناك بئرافانی امرجوا  
 ان تنبع لك هناك عين ويمسك عنك الدم - جا ایسی جگہ دیکھ جہاں لوگوں  
 کو پانی کی حاجت ہو وہاں ایک کنواں کھود اور (براہ کرامت یہ بھی) ارشاد فرمایا کہ میں امید  
 کرتا ہوں کہ وہاں تیرے لئے ایک چشمہ نکلے گا اور تیرا یہ خون بہنا تھم جائیگا - ففعل الرجل  
 فبرا اس شخص نے ایسا ہی کیا اور اچھا ہو گیا - رواہ الامام البیہقی عن علی قال سمعت  
 ابن المبارک وسئل الرجل فذكره -

امام بیہقی فرماتے ہیں اسی قبیل سے ہمارے استاد ابو عبداللہ حاکم و صاحب  
 مستدرک کی حکایت ہے کہ ان کے منہ پر پھوڑے نکلے طرح طرح کے علاج کئے نہ گئے قریب

ایک سال کے اسی حال میں گذرا انہوں نے ایک جمعہ کو امام استاذ ابو عثمان صابونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ان کی مجلس میں دُعا کی درخواست کی امام نے دُعا فرمائی اور حاضرین نے بکثرت آمین کہی۔ دُوسرا جمعہ ہوا کسی بی بی نے ایک رقعہ مجلس میں ڈال دیا اس میں لکھا تھا کہ میں اپنے گھر لپٹ کر گئی اور شب کو ابو عبد اللہ حاکم کے لئے دُعا میں کوشش کی خواب میں جمال جہاں آرائے حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے شرف ہوئی گویا مجھے ارشاد فرماتے ہیں۔ قولی لا بی عبد اللہ یوسع الماء علی المسلمین ابو عبد اللہ سے کہہ سمانوں پر پانی کی دعوت کرے امام بیہقی فرماتے ہیں میں وہ رقعہ اپنے استاد حاکم کے پاس لے گیا انہوں نے اپنے دروازے پر ایک ستیایہ بنانے کا حکم دیا جب بن چکا اس میں پانی بھروایا اور برف ڈالی اور لوگوں نے پینا شروع کیا ایک ہفتہ نہ گذرا تھا کہ شفا ظاہر ہوئی پھوٹے جاتے رہے چہرہ اس اچھے سے اچھے حال پر ہو گیا جیسا کبھی نہ تھا اس کے بعد برسوں زندہ رہے۔

باجملہ مسلمانوں کو چاہیئے اس پاک مبارک عمل میں چند باتوں کا لحاظ واجب جائیں کہ ان منافع جلیلہ دنیا و آخرت سے ہمہ مند ہوں۔

(۱) تصحیح نیت کہ آدمی کی جیسی نیت ہوتی ہے ویسا ہی پھل پاتا ہے نیک کام کیا اور نیت بُری تو وہ کچھ کام کا نہیں انما الاعمال بالنیات تو لازم کہ ریا یا ناموری وغیرہ انغراض فاسدہ کو اصلاً دخل نہ دیں ورنہ نفع درکنار نقصان کے سزاوار ہوں گے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

(۲) صرف اپنے سر سے بلا ٹلنے کی نیت نہ کریں کہ حبش کام میں چند طسرح کے اچھے مقاصد ہوں اور آدمی ان میں ایک ہی کی نیت کرے تو اسی لائق ثمرہ کا مستحق ہوگا انما لکل امرئ ما نوى جب کام کچھ بڑھتا نہیں صرف نیت کر لینے میں ایک نیک کام کے دس ہو جلتے ہیں تو ایک ہی نیت کرنا کیسی حماقت اور بلا وجہ اپنا نقصان ہے۔ ہم اوپر اشارہ کر چکے ہیں کہ اس عمل میں کستنی نیکیوں کی نیت ہو سکتی ہے ان سب کا قصد کریں کہ سب کے منافع پائیں بلکہ حقیقتاً اس عمل سے بلا ٹلنا بھی انہی نیتوں

کا پھل ہے جیسا کہ ہم نے احادیث سے روشن کر دیا تو بغیر ان نیتوں اُسنی صدقہ فقر و خدمت صلحا و صلحہ رسم و احسان جبار و غیرہ مذکورات کے بلا ٹلنے کی خالی نیت پوست بے مغز ہے۔

(۳) اپنے مالوں کی پاکی میں حد درجہ کی کوشش بجالائیں کہ اس کام میں پاک ہی ہال لگایا جائے اللہ عز و جل پاک ہے پاک ہی کو قبول فرماتا ہے۔ الشیخان والنسائی والتومذی وابن ماجہ وابن خزیمہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یقبل اللہ الا الطیب ہو قطع حدیث فی الباب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ناپاک مال والوں کو یہ رونا کیا تھوڑا ہے کہ ان کا صدقہ خیرات فاتحہ نیاز کچھ قبول نہیں والیا ذبا اللہ (۴) زہار زہار ایسا نہ کریں کہ کھاتے پیتوں کو بلائیں محتاجوں کو چھوڑیں کہ زیادہ حق وہی ہیں اور انہیں اس کی حاجت ہے تو ان کا چھوڑنا انہیں ایذا دینا اور دل دکھانے مسلمان کی دل شکنی معاذ اللہ وہ بلائے عظیم ہے کہ سارے عمل کو خاک کر دے گی ایسے کھانے کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب سے بدتر کھانا قرار دیا کہ پیٹ بھرے بلائے جائیں جنہیں پرواہ نہیں اور بھوکے چھوڑ دیئے جائیں جو آنا چاہتے ہیں مسلون عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شر الطعام طعام الولیمۃ یمنعہا من یاتہا ویدعی الیہا من یابہا وللطبرانی فی الکبیر والذیلی فی مسند الفردوس بسند حسن عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یلفظ یدعی الیہ الشبعان ویحبس عنہ الجائع و فی الباب غیرہا۔

(۵) فقر اگر آئیں اُن کی مدد رات و خاطر داری میں سعی جمیل کریں اپنا احسان اُن پر نہ رکھیں بلکہ آنے میں اُن کا احسان اپنے اوپر جانیں کہ وہ اپنا رزق کھاتے اور تمہارے گناہ مٹاتے ہیں اٹھانے بٹھانے بلانے کھلانے کسی بات میں برتاؤ ایسا نہ کریں جس سے ان کا دل دکھے کہ احسان رکھنے ایذا دینے سے صدقہ بالکل کا رت جاتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ

الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ شعرا یتبعون ما انفقوا منا ولا اذی لہم  
اجرہم عند ربہم ولا خوف علیہم ولا هم یحزنون ۵ قول معروف و مغفلاً  
خیر من صدقۃ یتبعہا اذی واللہ غنی حلیم ۵ یا ایہا الذین امنوا لا تبطلوا  
صدقۃکم بالہن والاذی کالذی ینفق مالہ ریاۃ الناس الا یتۃ - جو لوگ حشر  
کرتے ہیں اپنے مال خدا کی راہ میں پھر اپنے دیئے کئے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ دل دکھانا ان کے  
لئے ان کا ثواب ہے اپنے رب کے پاس نہ ان پر خوف اور نہ وہ غم کھائیں اچھی بات (کہ ہاتھ  
نہ پہنچا تو میٹھی زبان سے سائل کو پھیر دیا اور درگزر سے کہ فقیر نے ناحق ہٹ یا کوئی بے حیا  
حرکت کی تو اس پر خیال نہ کیا اسے دکھ نہ دیا، یہ اس خیرات سے بہتر ہے جس کے  
پیچھے دل ستانا ہو اور اللہ بے پرواہ ہے (کہ تمہارے صدقہ و خیرات کی پرواہ نہیں رکھتا،  
احسان جس پر کرتے ہو علم والا ہے (کہ تمہیں بے شمار نعمتیں دے کر تمہاری سخت سخت  
نافرمانیوں سے درگزر فرماتا ہے تم ایک نوالہ محتاج کو دیکر وجہ بے وجہ اسے ایذا،  
دیتے ہو) اے ایمان والو! اپنی خیرات اکارت نہ کرو۔ احسان رکھنے اور دل تانے  
سے اس کی طرح جو مال حشر کر رہے لوگوں کے دکھاوے کو (کہ اس کا صدقہ  
سرے سے اکارت ہے والیاذ باللہ رب العالمین)

ان سے سب باتوں کے لحاظ کے ساتھ اس عمل کو ایک ہی بار نہ کریں بار بار  
بجائیں کہ جتنی کثرت ہوگی اتنی ہی فقر و غربا کی منفعت ہوگی اتنی اپنے لئے دینی و دنیوی  
و جہمی و جانی رحمت و برکت و نعمت و سعادت ہوگی خصوصاً ایام قحط میں مذکور تک  
عیاذ باللہ قحط رہے روزانہ ایسا ہی کرنا مناسب کہ اس میں نہایت سہل طور پر غربا و  
مساکین کی خبر گیری ہو جائے گی اپنے کھانے میں ان کا کھانا بھی نکل جائیگا دیتے ہوئے نفس کو  
معلوم بھی نہ ہوگا۔ اور عفت کی وجہ سے تنہا کھانا دو سو کو کفایت کریگا۔ قحط عام الرما د  
میں حضرت سیدنا امیر المؤمنین عسکریؑ عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کا قصد ظاہر  
فرمایا۔ وباللہ التوفیق و بدایۃ الطریق -

الحمد للہ کہ یہ مفت و جواب نفیس و اجواب عشرہ اوسط ماہ فاخر ربیع الاخر کے تین

جلسوں میں تسویاً و تبصیاً تمام اور لمحات تاریخ راو القحط والوبار بدعوة الجیران  
ومواساة الفقراء نام ہوا۔

واحد عوننا ان الحمد لله رب العلمین والصلاة والسلام علی  
سید المرسلین محمد وآله وصحبه اجمعین والله سبحانه وتعالیٰ علم  
وعلمہ جل مجدہ اتعوا حکمہ۔

## مطبوعات مکتبہ رضویہ

- نام حق مع حاشیہ فضل حق دارو از محمد عبدالحکیم شرف قادری ۷۵/-
- اقامۃ القیامۃ از علیحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی ۹۰/-
- ایذان الاجر " " " " " ۷۵/-
- الحجۃ الفاتحہ و انبیان الارواح " " " ۶۰/-
- النیرۃ الوضیۃ از علیحضرت " " " زیر طبع
- الکافی شرح ایساغوجی از مولانا فضل حق رامپوری ۶۰/-
- حاشیہ مولانا احمد حسن کانپوری علی حمد اللہ شرح سلم ۲۵/۱۲

مکتبہ رضویہ مکان منبہ محلہ اجنت گڑھ انجن شیڈ لاہور

# اعزازِ کثانی بر صِدِّقِ مانجِ الشَّوْخ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مسئلہ از پبلی بھیت مرلہ عبدالرزاق خان ذی قوتہ اکرام ۱۳۰۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اپنے روپیہ کی زکوٰۃ تو نہیں دیتا ہے مگر روپیہ مصرفِ خیر میں صرف کرتا ہے یعنی ہر روز فقاہ کو زکوٰۃ و غلہ تقسیم کرتا ہے اور ایک مسجد بنوائی ہے اور ایک گاؤں اس روپیہ سے خرید کر واسطے خیرات کے ہبہ کر دیا ہے اور تاحیات خود زر تو فیہ اس کا صرف کرتا رہے گا، مصرفِ خیر میں اب ایک اور شخص یہ کہتا ہے کہ جس روپیہ کی زکوٰۃ نہیں دی گئی ہے اس روپیہ سے کسی قسم کی خیرات جائز نہیں ہے۔ ہر روز کی خیرات اور بنوانا مسجد کا اولہ گاؤں کا ہبہ کرنا سب اکارت ہے فلہذا فتویٰ طلب کیا جاتا ہے کہ جس روپیہ کی زکوٰۃ نہیں دی گئی ہے اس روپیہ کو مصرفِ خیر میں صرف کرنا جیسا کہ بالا مذکور ہے درست ہے یا نہیں اور اگر نہیں درست ہے تو اس موضع کو ہبہ سے واپس لے کر دوبارہ اس قصد سے ہبہ کرے کہ اس موضع کی توفیر جو ہر سال وصول ہوا کرے گی بالعوض اس زر زکوٰۃ کے جو اس کے ذمہ زمانہ ماضی کی دین ہے صرف ہوا کرے۔ بینوا توجروا۔

المکلف:- عبد الرزاق عفی عنہ نٹھو خان کھنڈ ساری ساکن پبلی بھیت

محلہ اشرف خان

# الجواب

زکوٰۃ اعظم فروض دین و اہم ارکان اسلام سے ہے ولہذا قرآن عظیم میں بتیس جگہ نماز کے ساتھ اس کا ذکر فرمایا اور طرح طرح سے بندوں کو اس فرض اہم کی طرف بلایا صاف فرما دیا کہ نہ ہمارے سمجھنا کہ زکوٰۃ وہی تو مال میں سے اتنا کم ہوگی بلکہ اس سے مال بڑھتا ہے۔۔۔  
 محقق اللہ الربو ویربی الصدقت بعض درختوں میں کچھ اجزائے فاسدہ اس قسم کے پیدا ہو جاتے ہیں کہ پڑ کی اٹھان کو روک دیتے ہیں احمق نادان انہیں نہ تراشیگا کہ میرے پڑ سے اتنا کم ہو جائے گا۔ پر عاقل ہوشمند تو جانتا ہے کہ ان کے چھانٹنے سے یہ نو نہال لہلہا کر درخت بنے گا ورنہ یونہی مرجھا کر رہ جائیگا یہی حساب زکوٰۃ مال کا،  
 حدیث (۱) میں ہے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔۔۔ ما خالطت الصدقة او مال الزکوٰۃ مالا الا افسدت۔ زکوٰۃ کا مال جس مال میں ملا ہوگا اسے تباہ و برباد کر دے گا و الا البزار و البیہقی،  
 عن امر المؤمنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

دوسری حدیث میں ہے حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔۔۔ ما تلف مال فی بر ولا بحر الا بحبس الزکوٰۃ خشکی و تری میں جو مال تلف ہوتا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے ہی سے تلف ہوتا ہے۔ اخرجہ الطبرانی فی الاوسط  
 عن ابی ہریرۃ عن امیر المؤمنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
 تیسری حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔۔۔ من ادى زکوٰۃ ماله فقد اذهب اللہ عنه شرہ جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی بے شک اللہ تعالیٰ نے اس مال کا شر اس سے دور فرما دیا۔ اخرجہ ابن خزیمہ فی صحیحہ والطبرانی فی الاوسط والمحاکم  
 فی المستدرک عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

چوتھے حدیث میں ہے حضور علیٰ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ مناداتے ہیں :-  
 حصنوا اموالکم بالزکوٰۃ وداووا مرضاکم بالصدقة اپنے مالوں کو مضبوط  
 قلعوں میں کر لو زکوٰۃ دے کر اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے رواہ ابو داؤد  
 فی مراسیلہ عن الحسن والطبرانی والبیہقی وغیرہما عن جماعۃ من  
 الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔

اے عزیز! ایک بے عقل گنوار کو دیکھ کر تنہم گزم اگر پاس نہیں ہوتا بہرہ ر وقت  
 قرض دام سے حاصل کرتا ہے اور اُسے زمین میں ڈال دیتا ہے اُس وقت تو وہ اپنے  
 ہاتھوں سے خاک میں ملا دیا۔ مگر امید لگی ہے کہ خدا چاہے تو یہ کھونا بہت کچھ پانا ہو جائے  
 گا۔ تجھے اس گنوار کسان کے برابر بھی عقل نہیں۔ یا جس قدر ظاہری اسباب پر بھروسہ  
 ہے اپنے مالک جل وعلا کے ارشاد پر اتنا اطمینان بھی نہیں کہ اپنے مال بڑھانے اور  
 ایک ایک دانہ کا ایک ایک پیڑ بنانے کو زکوٰۃ کا بیج نہیں ڈالتا۔ وہ فرماتا ہے زکوٰۃ  
 دو تمہارا مال بڑھے گا اگر دل میں اس فرمان پر یقین نہیں جب تو کھلا کفر ہے ورنہ تجھے  
 بڑھ کر احمق کون کہ اپنے یقینی نفع دین و دنیا کی ایسی بھاری تجارت چھوڑ کر دونوں جہان کا زیان  
 مول لیتا ہے ۔

حدیث (۱) میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مناداتے ہیں :-  
 ان تمام اسلامکمان تو دو زکوٰۃ اموالکم تمہارے اسلام  
 کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔ رواہ البزار عن علقمہ ۔  
 حدیث (۲) حضور معلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مناداتے ہیں من کان یؤمن باللہ  
 ورسولہ فلیؤد زکوٰۃ مالہ جو اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لاتا ہو اُسے لازم ہے کہ اپنے  
 مال کی زکوٰۃ دے یعنی ایمان کا تقاضا یہ ہی ہے کہ زکوٰۃ ادا کی جائے رواہ الطبرانی فی الکبیر  
 عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ۔

حدیث (۳) حضور پر نور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس کے پاس سونا یا  
 چاندی ہو اور اس کی زکوٰۃ نہ دے قیامت کے دن اس زروسیم کی تختیاں بنا کر جہنم کی

آگ میں تپائیں گے پھر ان سے اس شخص کی پیشانی، کروٹ اور پیٹھ پر داغیں گے جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی پھر انہیں تپا کر داغیں گے قیامت کے دن کہ پچاس ہزار برس کا ہے یوں ہی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ہو چکے۔ اخرجہ الشیخان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مولیٰ تعلقے فرماتے ہیں:۔ والذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونها فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم یوم یحییٰ علیہا فی نار جہنم فتکونی بھا جباہہم وجنوبہم وظہرہم ہذا ما کنزتہم ولا نفسکم فذوقوا ما کنزتہم تکفرون ۱۵ اور جو لوگ جوڑتے ہیں سونا چاندی اور اسے خدا کی راہ میں نہیں اٹھاتے یعنی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے انہیں بشارت دے دو کہ کی مار کی جس دن تپایا جائیگا وہ سونا چاندی جہنم کی آگ سے پس داغی جائیں گی اس سے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں یہ ہے جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزہ اس جوڑنے کا۔

پھر اس داغ دینے کو بھی نہ سمجھے کہ کوئی چہرہ لگا دیا جائیگا یا پیشانی و پشت و پیٹ کی فقط چربی نکل کر بس ہوگی بلکہ اس کا حال بھی حدیث سے سن لیجئے۔  
 حدیث (۴) سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ان کے سر پرستان پر وہ جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑ کر شانہ سے نکل جائیگا اور شانہ کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑتا سینہ سے نکلے گا۔ اخرجہ الشیخان عن الاحنف بن قیس اور سند مایا میں نے حضور نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے رواہ مسلم۔  
 اور اس کے ساتھ اور بھی ایک کیفیت سن رکھیے۔

حدیث (۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کوئی روپیہ دوسرے روپے پر نہ رکھا جائیگا نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی سے چھو جائے گی بلکہ زکوٰۃ نہ دینے والے کا جسم اتنا بڑھا دیا جائیگا کہ لاکھوں کروڑوں جوڑے ہوں تو ہر روپیہ جدا داغ دے گا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر۔

اے عزیز! کیا خدا و رسول کے فرمان کو یوں ہی منسی ٹھٹھا سمجھتا ہے یا بچا س ہزار  
 برس کی مدت میں یہ جانکاہ مصیبتیں جھیلنی سہل جانتا ہے۔ ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ  
 روپیہ گرم کر کے بدن پر رکھ دیکھ پھر کہاں یہ حقیقت گرمی کہاں وہ قہر آگ کہاں یہ ایک ہی روپیہ  
 کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال۔ کہاں یہ منٹ بھر کی دیر کہاں وہ ہزاروں برس کی آفت  
 کہاں یہ ہلکا سا چہرہ کہاں وہ ہڈیاں توڑ کر وار پار ہونے والا غضب اللہ تعالیٰ مسلمان کو ہدایت  
 بخشنے آئین۔

حدیث (۶) مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ  
 نہ دے گا وہ مال روز قیامت گننے اڑ دھے کی شکل بنے گا اور اس کے گلے میں طوق ہو  
 کر پڑے گا پھر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتاب اللہ سے اس کی تصدیق پڑھی  
 کہ رب عزوجل فرماتا ہے۔ سیطوقون ما بخلوا به يوم القيمة جس چیز  
 میں بخل کر رہے ہیں قریب ہے کہ طوق بنا کر ان کے گلے میں ڈالی جائے قیامت کے دن روا  
 ابن ماجہ والنسائی وابن خزيمة عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث (۷) فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ اڑ دھا منہ کھول کر اس کے پیچھے  
 دوڑے گا۔ یہ بھاگے گا اس سے فرمایا جائیگا لے اپنا وہ خزانہ کہ چھپا رکھا تھا کہ میں اس  
 سے غنی نہ ہوں۔ جب دیکھے گا کہ اس اڑ دھا سے کہیں مفتر نہیں ناچار اپنا ہاتھ اس کے  
 منہ میں دے دے گا وہ ایسا چبائے گا جیسے زراؤنٹ چباتا ہے۔ روا لا مسلم  
 عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث (۸) فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وہ اڑ دھا اس پر دوڑے گا یہ پوچھے  
 گا تو کون ہے؟ کہے گا، میں تیرا وہ بے زکاتی مال ہوں جو چھوڑا تھا جب یہ دیکھے گا کہ وہ چھپا  
 کئے ہی جاتا ہے ہاتھ اس کے منہ میں دے دے گا۔ وہ چبائے گا پھر اس کا سارا بدن  
 جھاڑا لے گا۔ اخرجہ البزار والطبرانی وابن خزيمة وحبان عن ثوبان رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث (۹) فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ اڑ دھا اس کا منہ اپنے چہن میں

لے کر کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔ رواہ البخاری والنسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

**حدیث (۱۰)** فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقیر ہرگز ننگے جھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر اغنیاء کے ہاتھوں۔ سن لو ایسے تو نیکروں سے اللہ تعالیٰ سخت حساب لے گا اور انہیں دردناک عذاب دے گا۔ رواہ الطبرانی عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم۔

**حدیث (۱۱)** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں زکوٰۃ نہ دینے والا ملعون ہے زبان پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رواہ ابن خریصہ واحمد و ابو یعلیٰ وابن حبان۔

**حدیث (۱۲)** مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سو دکھانے والے اور کھلانے والے اور اس پر گواہی کرنے والے اور اس کا کاغذ لکھنے والے اور زکوٰۃ نہ دینے والے ان سب کو قیامت کے دن ملعون بتایا :- رواہ الاصبہانی۔

**حدیث (۱۳)** کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت کے دن لوگوں کے لئے محتاجوں کے ہاتھ سے خرابی ہے۔ محتاج عرض کریں گے اے رب ہمارے انہوں نے ہمارے وہ حقوق جو تو نے ہمارے لئے ان پر فرض کئے تھے ظلماً نہ دیئے۔ اللہ عز وجل فرمائے گا مجھے قسم ہے اپنی عزت و جلال کی کہ تمہیں اپنا قرب عطا کروں گا اور انہیں دور رکھوں گا۔ رواہ الطبرانی و ابوالشیمہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

**حدیث (۱۴)** کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگ دیکھے جن کے آگے پیچھے غرق ننگوٹیوں کی طرح کچھ چیتھڑے تھے اور جہنم کی گرم آگ پتھر اور تھوہر اور سخت کڑوی جلتی بدبو گھاس جو پاؤں کی طرح چسرتے پھرتے تھے جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی یہ زکوٰۃ نہ دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا اللہ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔ رواہ البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث (۱۵) دو عورتیں خدمت والا میں سونے کے کنگن پہنے حاضر ہوئیں حضور  
 اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی زکوٰۃ دوگی؟ عرض کی نہ! فرمایا، کیا چاہتی  
 ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے؟ عرض کی نہ! فرمایا تو زکوٰۃ دو۔ رواہ الترمذی  
 والدارقطنی واحمد وابوداؤد والنسائی عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
 حدیث (۱۶) ایک بی بی چاندی کے چھلے پہنے تھیں فرمایا ان کی زکوٰۃ دوگی انہوں  
 نے کچھ انکار کیا فرمایا تو یہ ہی تجھے جہنم میں لے جانے کو بہت ہیں۔ رواہ ابوداؤد و  
 الدارقطنی عن امر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حدیث (۱۷) کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں زکوٰۃ نہ دینے والا  
 قیامت کے دن دوزخ میں ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔  
 حدیث (۱۸) فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوزخ میں سب سے پہلے تین شخص  
 جائیں گے۔ اُن میں ایک وہ تو نگر کہ اپنے مال میں اللہ عزوجل کا حق ادا نہیں کرتا۔  
 رواہ ابن خزيمة وحبان فی صحیحہما عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

## ان غرض

زکوٰۃ نہ دینے کی جائزگاہ آفتیں وہ نہیں بسکی تاب آسکے۔ نہ دینے والے  
 کو ہزار ہا سال ان سخت عذابوں میں گرفتاری کی امید رکھنی چاہیئے کہ،  
 ضعیف البنیان انسان کی کیا جان اگر پہاڑوں پر ڈالی جائیں سرسبز ہو کر خاک میں مل جائیں  
 پھر اس سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنا مال جھوٹے سچے نام کی خیرات میں صرف کرے اور  
 اللہ عزوجل کا فرض اور اس بادشاہ قہسار کا وہ بھاری قرض گردن پر رہنے دے یہ  
 شیطان کا بڑا دھوکہ ہے کہ آدمی کو نیکی کے پردے میں ہلاک کرتا ہے۔ نادان سمجھتا ہے  
 نیک کام کر رہا ہوں اور نہ جانا کہ نفل بے مندرض نرے دھوکے کی ٹٹی ہے

اس محض قبول کی امید تو مفقود اور اس کے ترک کا عذاب گردن پر موجود۔ اے  
 عزیز مندرض خاص سلطانی قرض ہے اور نفل گویا تحفہ و نذرانہ مندرض نہ دیجئے اول  
 بالائی بے کار تحفے بھیجئے وہ کب قابل قبول ہوں گے خصوصاً اس شہنشاہ مننی کی

بارگاہ میں جو تمام جہان و جہانیاں سے بے نیاز ہے یوں یقین نہ آئے تو دنیا کے جھوٹے  
حاکموں ہی کو آزمالے۔ کوئی زمیندار مالگزار ہی تو بند کر لے اور تحفہ میں ڈالیاں بھیجا کرے  
دیکھو تو سرکاری مجرم ٹھہرتا ہے یا اس کی ڈالیاں کچھ بہبود کا پھل لاتی ہیں؟ ذرا آدمی اپنے  
ہی گریبان میں منہ ڈالے فرض کیجئے آسامیوں سے کسی کھنڈ ساری کارس بندھا ہوا ہے  
جب دینے کا وقت آئے وہ رس تو ہرگز نہ دیں مگر تحفہ میں آم خربوزے بھیجیں، یہ شخص  
ان آسامیوں سے راضی ہو گیا آتے ہوئے اس کی نادہندی پر جو آزار انہیں پہنچا سکتا ہے  
ان آم خربوزے کے بدلے اس سے باز آئے گا سجن الشجب ایک کھنڈ ساری کے  
مطالبہ کا یہ حال ہے تو ملک الملوک احکم الحاکمین حل وعلا کے قرض کا کیا پوچھنا۔

لاجرم محمد بن المبارک بن الطباخ اپنے جزا املا اور عثمان بن ابی شیبہ اپنی سنن  
اور ابوالنعیم حلیۃ الاولیاء اور ہناد فوائد اور ابن جریر تہذیب الآثار میں عبد الرحمن بن سابط  
وزید وزبید پسرانِ حارث و مجاہد سے راوی لما حضر ابابکر بن الموت دعا  
عمر فقال اتق الله يا عمر واعلم ان الله عمل بالنهار لا يقبل بالليل  
وعمل بالليل لا يقبل بالنهار واعلم ان لا يقبل نافلة حتى تؤدى  
الفريضة الحديث۔ یعنی جب خلیفہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ کی نزع کا وقت ہوا۔ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر سہرا یا  
اے عمر اللہ سے ڈرنا اور جان لو کہ اللہ کے کچھ کام دن میں ہیں کہ انہیں رات میں کرو  
تو مقبول نہ نہ سہرا لے گا اور کچھ کام رات میں ہیں کہ انہیں دن میں کرو تو مقبول نہ  
ہوں گے۔ اور خیر سہرا ہو کہ کوئی نفل مقبول نہیں ہوتا جب تک فرض ادا نہ کریا جائے  
ذکرہ العلامة ابراہیم بن عبد اللہ الیمنی المدنی الشافعی فی الباب  
الثالث عشر من کتاب القول الصواب فی فضل عمر بن الخطاب و فی الباب  
التاسع عشر من کتاب التحقيق فی فضل الصديق وهو اول كتب كتابه الاكتفا  
فی فضل الاربعة الخلفاء و رواه الامام الجليل الجلال السيوطی رحمۃ اللہ علیہ  
فی الجامع الكبير فقال عن عبد الرحمن بن سابط وزید بن زبید بن

الحارث ومجاهد قالوا لما حضر الخ -

حضور پرنور سیدنا غوث اعظم مولائے اکرم حضرت شیخ محی الملتہ والدین ابو محمد عبد الفت در حیدلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب مستطاب فتوح الغیب شریف میں کیا کی جگہ شرکات مثالیں ایسے شخص کیلئے ارشاد فرمائی ہیں جو مندرجہ چھوڑ کر نفل بجا لائے مندرجاتے ہیں اس کی کہادت ایسی ہے جیسے کسی شخص کو بادشاہ اپنی خدمت کے لئے بلائے یہ وہاں تو حاضر نہ ہوا اور اس کے غلام کی خدمتگاری میں موجود ہے پھر حضرت امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین سیدنا مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اس کی مثال نفل مندرجائی کہ جناب ارشاد فرماتے ہیں ایسے شخص کا حال اس عورت کی طرح ہے جسے حمل رہا۔ جب بچہ ہونے کے دن قریب آئے اسقاط ہو گیا اب وہ نہ حاملہ ہے نہ بچہ والی۔ یعنی جب پورے دنوں پر آکر اسقاط ہوا تو محنت تو پوری اٹھائی اور نتیجہ خاک نہیں کہ اگر بچہ ہوتا تو ثمرہ خود موجود تھا، حمل باقی رہتا تو آگے امید لگی تھی۔ اب نہ حمل نہ بچہ نہ امید نہ ثمرہ اور تکلیف ہی جھیلی جو بچہ والی کو ہوتی ہے۔ ایسے ہی اس نفل خیرات دینے والے کے پاس سے پیسہ تو اٹھا مگر جبکہ فرض چھوڑا یہ نفل بھی مقبول نہ ہوا تو حشر کا خراج ہوا اور حاصل کچھ نہیں! اسی کتاب مبارک میں حضور مولیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ: "فان اشتغل باللسان والنواقل قبل الفرائض لم يقبل منه واهين" یعنی فرض چھوڑ کر سنت و نفل میں مشغول ہوگا۔ یہ مقبول نہ ہونگے اور خوار کیا جائیگا۔

یوں ہی شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ نے اس کی شرح میں فرمایا: اگر ترک انچہ لازم و ضروری ست و تہام بہ انچہ نہ ضروری ست از فائدہ عقل و حشر و دراست چہ دفع ضرر اہم است بر عاقل از جلب نفع بلکہ بحقیقت نفع دین صورت منتفی ست۔

حضرت شیخ الشیوخ امام شہاب المسند والذین سہروردی قدس سرہ العزیز و اولاد شریف کے باب ۲۸ الثامن والثین میں حضرت خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں: سہروردی

لہ لازم و ضروری امر کو چھوڑ کر غیر ضروری کو اپنانا عقل و خرد کے تقاضے سے بعید ہے کیونکہ عاقل کے نزدیک تحصیل نفع سے دفع ضرر اہم

يُلْغِنَا ان الله لا يقبل نافلة حتى يؤدى فرضيته يقول الله تعالى مثلكم مثل  
العبد السوء بدأ بالهدية قبل قضاء الدين“ ہمیں خبر پہنچی کہ اللہ عزوجل کوئی  
نفل قبول نہیں فرماتا یہاں تک کہ فرض ادا کیا جائے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے نہ مانتا ہے کہ ہاؤ  
تمہاری اس بد بندہ کی مانند ہے جو فرض ادا کرنے سے پہلے تحفہ پیش کرے خود حدیث  
میں ہے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :- اربع فرضہن  
الله في الاسلام فمن جاء بثلاث لم يغن عن شيئا حتى يأتي بهن  
جميعا الصلوة والزكاة وصيام رمضان وحج البيت چار چیزیں اللہ تعالیٰ  
نے اسلام میں فرض کی ہیں کہ جو ان میں سے تین ادا کرے وہ اُسے کچھ کام نہ دیں جب تک  
پوری چاروں نہ بجالائے۔ نماز، زکوٰۃ، روزہ رمضان، حج کعبہ رواہ الامام احمد  
فی مسندہ بسند حسن عن عمار بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا عبداللہ  
بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں امرنا باقام الصلوة وايتاء الزكاة  
ومن لم يزل فلا صلوة له“ ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور جو  
زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز قبول نہیں۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر بسند صحیح،  
سبحن اللہ جب زکوٰۃ نہ دینے والے کی نماز روزے حج تک مقبول نہیں تو اس نفل  
خیرات نام کی کائنات سے کیا امید ہے بلکہ انہی سے اصبہانی کی روایت میں یوں  
آیا کہ فرماتے ہیں۔ ”من اقام الصلوة ولعنوت الزكاة فليس بمسلمو ينفعه  
عمله“ جو نماز ادا کرے اور زکوٰۃ نہ دے وہ مسلمان نہیں کہ اسے اس کا عمل  
کام آئے۔ اہی مسلمانوں کو ہدایت فرما آمین۔

اس شخص نے آج تک جس قدر خیرات کی مسجد بنائی، گاؤں وقف  
کیا یہ سب امور صحیح و لازم تو ہو گئے کہ نہ اب دی ہوئی خیرات  
فقر سے واپس کر سکتا ہے۔ نہ کئے ہوئے وقف کو پھر لینے

کا اختیار رکھتا ہے۔ نہ اس گاؤں کی توفیر ادائے زکوٰۃ خواہ اپنے اور کسی  
کام میں صرف کر سکتا ہے کہ وقف بعد تمامی لازم و حتمی ہو جاتا ہے جس کے

ابطال کا ہرگز اختیار نہیں رہتا فی الدر المختار الوقف عندہما حبسہما علی ملک اللہ تعالیٰ فیلزم فلا یجوز لہ ابطالہ ولا یورث عنہ وعلیہ الفتوی۔

مگر بایں ہمہ جب تک زکوٰۃ پوری پوری نہ ادا کرے ان افعال پر امید ثواب و قبول، نہیں کہ کسی فعل کا صحیح ہو جانا اور بات ہے اور اس پر ثواب ملنا، مقبول بارگاہ ہونا اور بات ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص دکھا دے کہ لے نماز پڑھے۔ نماز صحیح تو ہو گئی فرض اتر گیا پر نہ قبول ہوگی نہ ثواب پائے گا۔ بلکہ اٹا گنہگار ہوگا۔ یہی حال اس شخص کا ہے۔

اے عزیز! اب شیطان لعین کہ انسان کا عدو مبین ہے بالکل ہلاک کر دینے اور یہ ذرا سا ڈورا جو قصد خیرات کا لگا رہ گیا ہے جس سے فقر کو تو نفع ہے اسے بھی کاٹ دینے کے لئے یوں فقرہ سوچ جائے گا کہ جو خیرات قبول نہیں تو کرنے سے کیا فائدہ چلو اسے بھی دور کرو اور شیطان کی پوری بندگی بجا لاؤ مگر اللہ عزوجل کو تیری بھلائی اور عذاب شدید سے رہائی منظور ہے تو وہ تیرے دل میں ڈالے گا کہ اس حکم شرعی کا جواب یہ نہ تھا جو اس دشمن ایمان نے تجھے سکھایا اور رہ سہا بالکل ہی متمرد و سرکش بنایا بلکہ تجھے تو وہ فکر کرنی تھی جس کے باعث عذاب سلطانی سے بھی نجات ملتی اور آج تک کے یہ وقت و مسجد و خیرات بھی سب مقبول ہو جانے کی امید پڑتی بھلا غور کرو وہ بات بہتر کہ بجڑتے ہوئے کام پھر بن جائیں اکارت جاتی محنتیں از سر نو مشرہ لائیں یا معاذ اللہ یہ بہتر کہ رہی سہی نام کو جو صورت بندگی باقی ہے اسے بھی سلام کیجئے اور کھلے ہوئے سرکشوں اشتہاری باغیوں میں نام لکھا لیجئے۔ وہ نیک تدبیر یہی ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے سے صدق دل سے تو یہ کیجئے آج تک کہ جتنی زکوٰۃ گزرن پر ہے فوراً دل کی خوشی کے ساتھ اپنے رب کا حکم ماننے اور اسے راضی کرنے کو ادا کر دیجئے کہ شہنشاہ بے نیاز کی درگاہ میں باغی غلاموں کی فہرست سے نام کٹ کر فرمانبردار بندوں کے دفتر میں چہرہ لکھا جائے۔ مہربان مولے جس نے جان عطا کی۔ اعضا دیئے، مال دیا، کوڑوں نعمتیں بخشیں اس کے حضور منہ اُجالا گھسنے کی صورت نظر آئے اور مشرودہ ہو، بشارت ہو، نوید ہو، تہنیت ہو کہ ایسا کرتے ہی اب تک جس قدر خیرات دی ہے وقت کیا ہے مسجد بنائی ہے ان سب کی بھی مقبولی کی امید سو رہی کہ جس جرم کے باعث یہ قابل مقبول نہ تھی جب وہ زائل

ہو گیا انہیں بھی باذن اللہ تعالیٰ شرف قبول حاصل ہو گیا۔ چارہ کار تو یہ ہے آگے ہر شخص اپنی بھلائی برائی کا اختیار رکھتا ہے۔

مدت دراز گزرنے کے بعد اگر زکوٰۃ کا تحقیقی حساب نہ معلوم ہو سکے تو عاقبت پاک کرنے کے لئے بڑی سے بڑی رستم جہاں تک خیال میں آسکے منہ من کر لے کہ زیادہ جائے گا تو ضائع نہ جائے گا بلکہ تیرے رب مہربان کے پاس تیری بڑی حاجت کے وقت کے لئے جمع رہے گا۔ وہ اُس کا کامل اجر جو تیرے حوصلہ و گمان سے باہر ہے عطا فرمائے گا اور رحم گیا تو بادشاہ قہار کا مطالبہ جیسا ہزار روپیہ کا ویسا ہی ایک پیسہ کا اگر بدیں وجہ کہ مال کثیر اور قروں کی زکوٰۃ ہے یہ رقم وافر دیتے ہوئے نفس کو درد پہنچے گا تو اول تو یہ ہی خیال کر لیجئے کہ قصور اپنا ہے سال بسال دیتے رہتے تو یہ گٹھڑی کیوں بندھ جاتی ہے پھر خدائے کریم عزوجل کی مہربانی دیکھئے اس نے یہ حکم نہ دیا کہ غیروں ہی کو دیجئے بلکہ اپنوں کو دینے میں دونا ثواب رکھا ہے ایک تصدق کا ایک صلہ رستم کا تو جو اپنے گھر سے پیارے دل کے عزیز ہوں جیسے بھائی بھتیجے بھانجے انہیں دیکھئے کہ اُن کا دنیا چنداں ناگوار نہ ہوگا بس اتنا لحاظ کیجئے کہ نہ وہ غنی ہو، نہ غنی باپ زندہ کے نابالغ بچے نہ اُن سے علاقہ زوجیت یا ولادت ہو یعنی نہ وہ اپنے اولاد میں نہ آپ اُن کی اولاد میں۔

پھر اگر رستم ایسی ہی فراواں ہے کہ گویا ہاتھ بالکل خالی ہوا جاتا ہے تو دیئے بغیر تو چھپکارا نہیں۔ خدا کے وہ سخت عذاب ہزاروں برس تک جھیلنے بہت دشوار ہیں دنیا کی یہ چند سانسیں تو جیسے بنے گزر رہی جائیں گی تاہم اگر یہ شخص اُن عزیزوں کو بہ نیت زکوٰۃ دے کر متبذد دلاوے پھر وہ ترس کھا کر بغیر اس کے جبر و اکراہ کے اپنی خوشی سے بطور ہبہ جس قدر چاہیں واپس کر دیں تو سب کے لئے سراسر فائدہ ہے اس کے لئے یہ کہ خدا کے عذاب سے چھوٹا اللہ تعالیٰ کا قرض و فرض ادا ہوا اور مال بھی حلال و پاکیزہ ہو کر واپس ملا جو رہا وہ اپنے جگر پاروں کے پاس رہا ان کے لئے یہ فائدہ ہے کہ دنیا میں مال ملاعت بی میں اپنے عزیز مسلمان بھائی پر ترس کھانے اور اُسے ہبہ کرنے اور اس کے ادائے

زکوٰۃ میں مدد دینے سے ثواب پایا۔ پھر اگر اُن پر پورا اطمینان ہو تو زکوٰۃ سالہا سال کا حساب لگانے کی بھی حاجت نہ رہے گی اپنا کل مال بطور تصدق انہیں دے کر تبصرہ دلا دے پھر وہ جس قدر چاہیں اُسے اپنی طرف سے ہبہ کر دیں کتنی ہی زکوٰۃ اس پر تھی سب ادا ہو گئی اور سب مطلب برائے اور مسر یقین نے ہر قسم کے دینی و دنیوی نفع پائے۔ مولیٰ عزوجل اپنے کرم سے توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ آمین یا رب العلمین واللہ تعالیٰ اعلم وعلما اتع۔

عبدہ المذنب امیر رضا البریلوی  
 عفی عنہ محمد بن المصطفیٰ السبئی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

## ہماری مطبوعات یہاں سے مل سکتی ہیں

مولانا غلام رسول سعیدی صاحب صدر مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور  
 مولانا صاحبزادہ ابوالعطاء محمد ظہور اللہ صاحب ناظم مکتبہ نوریہ نعیمیہ بصیر پور ضلع سامیوال  
 مولانا محمد انور افتادری کتب فروش جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیاں شریف ضلع سرگودھا  
 مکتبہ حامدیہ ، مکتبہ نبویہ حضور داتا گنج بخش روڈ لاہور  
 رضوی کتب خانہ اردو بازار لاہور  
 جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لواری دروازہ لاہور  
 مولانا حافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی "المصطفیٰ" رضویہ ٹریڈ کلکشن کالونی لاہور